درسِ حدیث

(۳)

محمود الملة والدّین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' کے تحت ہونے والی مجلس ذکر کے بعد ہر اتوار بعد نمازِ مغرب درس حدیث دیا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان دروس کی افادیت کے پیش نظر ان دروس کو ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے، آمین (ادارہ)

بین الاقوامی سفارتی قوانین

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۱۷ ربیع الاوّل ۱۴۳۵ھ / ۱۹ جنوری ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہ وَاَصْحَابِہ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

اسلام میں پوری دنیا کو کنٹرول کرنے کے لیے پوری دنیا کی جہانگیری اور جہاں بانی کے اصول بتائے، عالمگیریت صرف اسلام اور مسلمانوں کا حق ہے اور کسی کا نہیں ہے، اس کو آج کل امریکہ ''نیو ورلڈ آرڈر'' کے نام سے نامزد کر رہا ہے، نیو ورلڈ آرڈر ہمارا اور مسلمانوں کا حق ہے ! عالمگیریت صرف ہمارا مسلمانوں کا حق ہے، اسلام بارہ سو سال پوری دنیا کی واحد سپر طاقت رہا ہے ! !

امام محمد رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''السیر الکبیر'' میں اسلام کے بین الاقوامی فوجی سفارتی سیاسی قواعد اصول بتائے ہیں کیونکہ ان قوانین ہی سے دنیا کو کنٹرول کیا جاتا ہے، ان ہی کی

برکت سے نماز کو مضبوط کیا جائے گا نماز قائم کی جائے گی ، ان ہی کی برکت سے روزہ زندہ ہوگا، عبادات کی فکر، ان ہی کی برکت سے ہمیں حقائق کا وثوق ہوگا کیونکہ تعلیمی نظام سکول کالج آپ کے ہاتھ میں ہوں گے ان کا نصاب آپ کے ہاتھ میں ہوگا اس نصاب میں آپ عقائد شامل کریں گے، نماز سکھائیں گے، روزہ سکھائیں گے، حج سکھائیں گے، زکٰوۃ سکھائیں گے تو ہی سارے معاملات زندہ ہوں گے اس کے بغیر زندہ نہیں ہو سکتے !

اقامتِ صلٰوۃ کا مطلب :

اقامتِ صلٰوۃ کے بارہ میں قرآن میں آیا ہے ﴿ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ﴾[1] نماز کو قائم کرو ! ہم سمجھتے ہیں نماز کے قیام کا مفہوم یہ ہے جیسے ہم یہاں خانقاہ میں نماز پڑھ رہے ہیں بے شک یہ بھی قیام ہے یہ بھی اقامتِ صلٰوۃ ہے ایسے ہی اور دینی مدارس میں پڑھ رہے ہیں، دینی مراکز میں پڑھ رہے ہیں، خانقاہوں میں پڑھ رہے ہیں، تبلیغی مرکز لاہور میں پڑھ رہے ہیں، نظام الدین دہلی میں پڑھ رہے ہیں ، دار العلوم دیوبند میں پڑھ رہے ہیں، یہ بڑی بڑی جماعتیں اقامتِ صلٰوۃ کر رہی ہیں لیکن یہاں قرآن میں اقامتِ صلٰوۃ کا جو مقصد ہے وہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ اور ہے!

الحمد للّٰہ آپ نے نماز پڑھی ، اللہ کا شکر ہے اللہ نے توفیق دی مغرب کی نماز پڑھ لی خدانخواستہ کوئی ایسی جگہ ہو کہ مغرب کی نماز پڑھ لی ان لوگوں نے اور عشاء کے وقت وہ کہتے ہیں ہم نہیں پڑھتے انکار کردیں نماز پڑھنے سے، کر سکتے ہیں نا ،فرض کرلیں ایسی صورتِ حال ہو جائے تو کیا میں اور آپ ان سے نماز پڑھوا سکیں گے ؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں پڑھنی ،آپ پڑھوا سکتے ہیں ؟ آپ ان کو سمجھائیں خوشامد کرلیں مان جائیں ان کی مہربانی ہے پڑھ لیں سمجھ میں آجائے لیکن اگر نہ مانیں تو نہیں پڑھوا سکتے تو معلوم ہوا اقامتِ صلٰوۃ نہیں ہوا ! اقامتِ صلٰوۃ کا مطلب یہ ہے کہ جو انسان اسلام میں داخل ہوگیا تو لازمی نماز پڑھے، نہیں پڑھے گا تو پڑھوائی جائے گی ! ! !

---

[1] سورۃ الحج : ۴۱

آپ بس میں سفر کرتے ہیں بس والے سے کہتے ہیں ہم نے نماز پڑھنی ہے، پنجاب کے اکثر ڈرائیور اِدھر سے سن کر اُدھر نکال دیتے ہیں، کوئی خدا خوفی نہیں ہے ! سرحد اور بلوچستان کے ڈرائیور خود بھی پڑھتے ہیں، کوئی کوئی ہوگا جو نہیں پڑھے گا لیکن اکثر پڑھتے ہیں، پنجاب میں یہ صورتِ حال نہیں ہے ! وہ روک لے اس کی مہربانی، نہ روکے تو آپ اس سے لڑیں، لڑ کے دکھائیں اگر آپ نے مکا مار دیا گھونسہ مار دیا سارے مسافر آپ کے پیچھے پڑ جائیں گے اور کہیں بھی تھانے کے پاس روک کر وہ آپ کے خلاف پرچہ کرا دے گا کہ اس نے مجھے مکا مارا ہے ! آپ اسے بتائیں گے کہ اس نے نماز پڑھنے سے روکا ہے نماز نہیں پڑھنے دی، پولیس والا آپ کی بات نہیں مانے گا آپ کے خلاف ہی پرچہ دے گا تو اقامتِ صلٰوۃ ہوئی ؟

معلوم ہوا نماز لاوارث ٹھہری ! ''لاوارث'' کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے، کھانا کھایا ہے کہ نہیں کھایا ؟ اس کا پیٹ بھرا ہے یا نہیں بھرا ؟ اس کے پاس سردی میں اوڑھنے کے لیے کپڑا تھا یا نہیں تھا ؟ وارث کا یہ ہوتا ہے کہ اسے کوئی پوچھنے والا ہوتا ہے، کپڑا نہیں ہوگا تو دے گا، لائے گا پہنائے گا، اپنا پہنائے گا، کچھ نہ کچھ کرے گا اس کے ساتھ، اپنے کو اذیت میں ڈال دے گا اسے آرام پہنچائے گا !

لاوارث کا یہ ہوتا ہے کہ کوئی ترس کھا لے، کھانا کھلا دے گا کپڑا بھی پہنا دے گا، نہ ملے تو کوئی پوچھتا بھی نہیں، ایک آدمی ہے بھوکا ہے صبح سے، اخلاقی طور پر تو ہم مجرم ہیں، میں آپ کو کہوں کیوں نہیں کھلایا ؟ آپ مجھے کہیں گے تم نے کیوں نہیں کھلایا ؟ آپ مجھے کہیں کہ تو نے کیوں نہیں کھلایا ؟ ایک دوسرے کو ملامت کرلیں گے ! لیکن قانوناً تو جرم نہیں ہے کیونکہ وہ لاوارث ہے، کھلاؤ تو ٹھیک ہے نہ کھلاؤ تو بھی ٹھیک ہے ! کھلاؤ گے تو اللہ اجر دے گا ! !

اسلام اس دور میں لاوارث ہے، نماز لاوارث ہے، روزہ لاوارث ہے، (رمضان میں) برسرعام کھانے کھائے جاتے ہیں ملک بھر میں، پاکستان جو ایک اسلامی ملک کہلاتا ہے اس میں کھاتے ہیں یا نہیں کھاتے ؟ اور ہر سال اضافہ ہو رہا ہے، بے شرمی سے کھاتے ہیں ہوٹلوں میں کھا رہے ہیں

بسوں میں کھا رہے ہیں ! آپ ان سے روزہ رکھوا سکتے ہیں ؟ پکڑ کر زور زبردستی کر سکتے ہیں ؟ پٹائی کر سکتے ہیں ؟ نہیں کر سکتے ! !

خرید و فروخت کے اصول :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی منڈیوں میں جب سودا بکتا تھا، غلہ بکتا تھا (جیسے انہوں نے غلہ خریدا ہے ایک ہزار من غلہ خرید لیا ہے اور خریدا کس سے ہے ؟ اس کے گودام میں موجود ہے، اسلام کا اصول یہ ہے کہ اس کے گودام سے اٹھا کر اپنے گودام میں جب لائے گا تو آگے بیچ سکتا ہے وہاں پڑا پڑا نہیں بیچ سکتا کیونکہ اس مال پر اس کا قبضہ نہیں ہے ! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیکھا کہ اگر کوئی مال کو اٹھائے بغیر وہیں بیچ دیتا تھا، مال خرید تو لیا لیکن ابھی اُسے اٹھایا نہیں اپنا قبضہ نہیں لیا اور کسی کو آگے بیچ دیا تو اسے اس بات پر سزا اور تنبیہ دی جاتی تھی [1] ان کے گودام میں پڑا ہے اٹھایا نہیں اپنا قبضہ نہیں لیا تو وہ آگے بیچ نہیں سکتا ! تو آپ بتایئے آپ اس مال دار کو جو اس قانون کے خلاف کرے گا مار سکتے ہیں ؟ تھانیدار سے کہیں تو مار، وہ کہے گا میں نہیں مارتا قانون ہے ! میں نے اگر مارا تو میرے خلاف بھی کارروائی ہو جائے گی عدالت میں چلا جائے گا تو میرے خلاف بھی پرچہ کرا دیا کہ اس نے مجھے اس بات پر مارا ہے قانون ہے لیکن جیسا امریکہ میں ہے ویسا ہی پاکستان میں ہے کہ نہیں ؟ وہاں لاوارث ہے کہ نہیں ؟ اسرائیل میں اسلام لاوارث ہے، ایسے ہی ہندوستان میں لاوارث ہے، ایسے ہی پاکستان میں لاوارث ہے، ایسے ہی بنگلہ دیش میں بھی لاوارث ہے ! !

تو معلوم ہوا جسے اقامتِ صلٰوۃ سمجھتے ہیں وہ اقامتِ صلٰوۃ نہیں ہے وہ ادنیٰ درجہ کی اقامت ہے، اختیاری اقامت ہے وہاں اختیاری اقامت نہیں ہے وہاں قاہرانہ اقامت بھی ہے ! اسلام میں داخل ہونے کے لیے کسی سے بھی زبردستی نہیں کی جا سکتی لیکن جب اسلام میں داخل ہو گیا تو اس کا مطلب ہے اس نے مان لیا کہ میں نماز پڑھوں گا نہ پڑھنے کی صورت میں جو اسلام کی سزائیں ہیں

[1] صحیح البخاری کتاب البیوع رقم الحدیث ۲۱۳۷

وہ مجھے قبول ہوں گی ! جیسے آپ (مدرسہ میں داخلہ کے وقت) داخلہ فارم پر دستخط کرتے ہیں، کرتے ہیں یا نہیں کرتے کہ میں ان قوانین کو مانتا ہوں، اگر میں مدرسہ کے ضابطے کے خلاف کروں تو مجھے نکال دیا جائے پھر وہ مدرسے والے جب اسے (مدرسہ کے ضابطہ کی خلاف ورزی کرنے پر) نکالتے ہیں تو کوئی طالب علم احتجاج نہیں کرسکتا ! کیونکہ انہوں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ جو سزا ہے مجھے قبول ہوگی، اس کو کسی عدالت میں جا کر بھی یہ چیلنج نہیں کرسکتے، ایک مدرسے نے نکال دیا وہ جائے عدالت میں کہ جی مجھے نکالا ہے دھوکہ دے، عدالت زیادہ سے زیادہ بلائے گی وہاں مہتمم صاحب کہیں گے کہ اس نے ہمارے داخلہ فارم پر دستخط کیے ہیں اور یہ قواعد وضوابط ہیں تو عدالت کہے گی کہ اسے (مدرسہ سے) نکال دو، فارغ کرو ! !

اس وقت عالمگیریت نہیں ہے، اللہ نے آپ کو دنیا کنٹرول کرنے کے لیے پیدا کیا ہے کیونکہ آپ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں اور وہ دنیا کا پورا نظام قائم کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے کر دنیا سے چلے گئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے کر چلے گئے انہوں نے ساری دنیا کا نظام چلایا پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہما کا دور، یہ خلافتِ راشدہ کا دور ہوا، ان کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا، چلتی رہی پھر اور آئے پھر اور آئے، خلافت چاہے کمزور ہوگئی لیکن اسلام کے قوانین پر قائم رہی، اسلام نے پورے بارہ سو سال پوری دنیا کی قیادت کی ! !

امام محمدؒ کی اس کتاب میں نماز کے مسائل نہیں اس میں حج کے مسائل نہیں اس میں زکوٰۃ کے مسائل نہیں ہیں، وہ دوسری فقہ کی کتابوں میں ہیں، اس میں دنیا کی قیادت کرنے کے اصول بتائے ہیں اس کا مطلب ہے حقدار ہیں تب ہی تو اصول بتائے ہیں، عیسائی قرآن نہیں پڑھتے ہم پڑھتے ہیں کیونکہ یہ ہماری کتاب ہے ہمارے پاس آئی ہے اس لیے ہم پڑھتے ہیں، عیسائی بھی جب مسلمان ہو جائے گا تو وہ بھی پڑھنا شروع کر دے گا پھر وہ توراۃ چھوڑ دے گا ! یہ تمہید خود بخود اس وقت بن گئی اس کتاب میں سے کچھ باتیں سنانی چاہتا ہوں لیکن ابھی جو باتیں ہوئی ہیں وہ بھی اسی کا حصہ ہیں ! !

پاکستان میں رائج انگریز کا قانون :

اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو ہمارے فوج کے جرنیلوں کو ان ججوں کو جو کافرانہ نظام کے تحت فیصلے کر رہے ہیں سمجھ دے وہ سمجھیں کہ ہماری ذمہ داری کیا ہے ؟ ان کے دماغ سوچیں کہ ہم کس راستے پر چل رہے ہیں ؟ اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ ایسے لوگ پیدا کر دیں جو ایسی تبدیلیاں لائیں جس سے اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی ہو عزت ہو ورنہ آپ کو پتہ ہے یہاں کا قانون تو کافرانہ ہے !

سپریم کورٹ کا فیصلہ :

آپ کو پتہ ہے پچھلے سال اسلام آباد کی سپریم کورٹ میں کسی عورت نے درخواست دی تھی، سات آٹھ نو سال کی بچی کا باپ مسلمان تھا پاکستانی تھا اس نے فرانس میں یہودن سے شادی کی تھی وہ اپنی بیٹی کو لے کر پاکستان آگیا، وہ یہودن پاکستان آئی اس نے عدالت میں کیس کیا کہ میں اس کی ماں ہوں میری بیٹی مجھے دی جائے ! آپ بتایئے اس بارے میں اسلامی قانون موجود ہے یا نہیں ؟ موجود ہے ! بچی کس کو دی جائے گی ؟ اَحْسَنُ دِیْنًکُمْ کو دی جائے گی ! یہ اسلام کا اصول ہے بے شک اسلام اچھا دین ہے لیکن سپریم کورٹ کے جج نے جب عدالت میں فیصلہ دیا کہ یہودن کو بچی سپرد کی جائے، بچی باپ سے مانوس تھی روتی رہی چیختی رہی چلاتی رہی عدالت کے اہلکار نے لڑکی کو زبردستی گود میں اٹھایا اور یہودی عورت کے ساتھ گاڑی میں دھکا دے کے بٹھا دیا اور وہ یہودن اس لڑکی کو لے کر فرانسیسی سفارت خانے گئی اور فوری طور پر فرانسیسی سفارت خانے والوں نے بذریعہ جہاز فرانس بھیج دیا، باپ بیہوش ہو کر ہسپتال پہنچ گیا ! !

بتایئے کس قانون کی رُو سے ایسا کیا ؟ بتایئے اَحْسَنُ دِیْنًکُمْ یہودی ہے یا اسلام ؟ آپ بتایئے کہ کیا اسلام زندہ ہے ؟ آج چودہ کروڑ[1] مسلمانوں کے ملک میں سے ایک یہودن آکر عدالت سے مسلمان بچی کو لے گئی، عدالت کہتی ہے یہ قانون کہتا ہے ! گویا قانون اسلام پر غالب ہو گیا العیاذ باللہ ! تو یہ قانون ہمارے ملک میں ہے تو یہ صورتِ حال ہے اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر

[1] یہ بیان ۲۰۱۴ء کا ہے اب ۲۰۲۶ء میں پاکستان کی آبادی بائیس کروڑ پر مشتمل ہے

رحم فرمائے ، یہ خبر اخبارات میں خبر آئی ، سب کو پتا ہے !

میں نے آپ کو بتایا تھا پاکستان کا قانون مسلمانوں نے نہیں بنایا بلکہ انگریز جو قانون دے گیا وہی سینے سے لگا رکھا ہے پاکستانی حکومت نے بھی وہاں ہندوستانی حکومت نے بھی اور اس سے پہلے بنگلہ دیش کی حکومت نے بھی کیونکہ پہلے انگریز برسر اقتدار رہا پورے ہندوستان پر ، وہ انگریز قانون بنا کر چلا گیا آج وہی قانون ہم نے سینے سے لگا رکھا ہے ، یہ قانون ہندو سینے سے لگائے تو لگائے ، پاکستان اور بنگلہ دیش والوں نے کیوں سینے سے لگا رکھا ہے تم تو مسلمان ہو تو یہ ہماری بدنصیبی ہے ! !

اسلام کی اعلیٰ ظرفی :

نبی تو سارے جہاں کے انسانوں کے لیے آتے تھے ، یہ ہماری تنگ نظری ہے جو خرابی کا باعث بنی ہوئی ہے جس کی طرف توجہ ہی نہیں ہے ! بس میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا بھی نہیں ، میں اس کے ساتھ کھاؤں گا بھی نہیں ، یہ سٹیج پر کیوں چڑھ گیا ؟ یہ چڑھ گیا تو میں اُتر جاؤں گا ، یہ اُترے گا تو میں چڑوں گا ! اس چیز نے بہت خرابی پیدا کر دی ہے ! !

مشرکین سے صلہ رحمی :

اسی کتاب میں ایک باب آ رہا ہے '' بَابُ صِلَةِ الْمُشْرِكِ وَذُكِرَ عَنْ اَبِیْ مَرْوَانَ الْخُزَاعِی '' اَبِیْ مَرْوَانَ الْخُزَاعِی سے ذکر کیا گیا ہے کہتے ہیں میں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهٗ قَرَابَةٌ مشرکین میں سے ایک آدمی ہے ، میں مسلمان ہوں لیکن وہ کافر ہے مشرک ہے لیکن میری اس سے رشتہ داری ہے ، وَلِیَ عَلَيْهِ مَالٌ أَدَعُهٗ لَهٗ میرا اس پر مال ہے اس نے میرا مال دینا ہے دس ہزار بیس ہزار لاکھ دس لاکھ کروڑ دو کروڑ جتنا بھی ہے میرا مال ہے اس نے وہ مجھے دینا ہے ، کیا میں اس کو چھوڑ دوں ، اس سے حسن سلوک کر سکتا ہوں کہ جاؤ میں نہیں لیتا چھوڑ دیا معاف کر دیا ؟ مجاہدؒ بہت بڑے امام تھے مجاہدؒ فرمانے لگے کہ ہاں معاف کر دو ، آپ اس سے حسن سلوک کرو یہ اسلام کی تعلیمات دیکھ رہے ہیں ، ہاں صلہ رحمی کرو اس کا فائدہ ہوگا اس پر اثر نہیں ہوگا تو اس کے کسی

جاننے والے دوست پر ہو جائے گا، کچھ بھی نہیں ہوگا تو یہ تو دیکھیں گے کہ اسلام میں اتنی لچک ہے اور یہ اتنے اعلیٰ ظرف لوگ ہیں ! !

مزید فرماتے ہیں لَا بَأْسَ بِاَنْ یَصِلَ الْمُسْلِمُ الْمُشْرِکَ قَرِیْبًا کَانَ اَوْ بَعِیْدًا ، مُحَارِبًا کَانَ اَوْ ذِمِّیًّا چاہے وہ محارب ہو، چاہے وہ ذمی ہو، چاہے وہ دار الحرب میں رہتا ہو، چاہے وہ ہمارے ملک کا اقلیتی ہو جیسے عیسائی یہودی کافر مشرک ہمارے ملک میں رہتے ہیں اگر وہ کسی کا رشتہ دار ہے ذمی ہے ذمی کا مطلب ہے کہ وہ جزیہ (ٹیکس) دے کر ہمارے ملک میں رہ رہا ہے، مطلب ٹیکس دیتا ہے اور اگر وہ کافروں کے ملک میں ہے تو بھی تم اُسے کوئی گفٹ اور تحفہ دے سکتے ہو اور صلہ رحمی کر سکتے ہو ! ! تو اس میں بین الاقوامی قوانین آ گئے کہ ملک کے اندر ہو تو پھر اس کے ٹیکس وصول کر سکتے ہو اور ملک سے باہر ہو تو پھر تو ظاہر ہے سفارت خانے کے ذریعے یا بینک کے ذریعے اس طرح بھیجنا پڑے گا تو یہ بین الاقوامی احکام آ گئے ! !

اہل اللہ اور صوفی کا تصور ؟

کیوں کر سکتے ہیں ؟ کہتے ہیں لِحَدِیْثِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَاعِ ؓ یہ بہت بڑے صحابی تھے بہت تیز دوڑتے تھے جسے آج کل اتھیلیٹ (Athelet) کہتے ہیں ؟ بہت بڑے ان کے ساتھ کوئی نہیں دوڑ سکتا تھا، صحابی ہیں صوفی حضرت سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَاعْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہل اللہ، بزرگان دین ایسے ہوتے ہیں ہم نے بزرگان دین کا جو تصور ہے وہ کسی اور طرح کا بنا رکھا ہے، ہم ولی اللہ اور بزرگانِ دین اسے سمجھتے ہیں عام طور پر جو کچھ بھی نہ کر سکتا ہو، بس بیٹھا ہو چل بھی نہ سکتا ہو اگر وہ چلے پتھر مارے نشانے پر فائر کرے تو کہتے ہیں کہ یہ کوئی اللہ والا ہے ؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اگر یہ اللہ والے نہیں ہیں تو پھر تو سارے صحابہ بھی اللہ والے نہیں ہیں، دنیا کے سارے اللہ والے مل جائیں ایک صحابی کے برابر نہیں ہو سکتے ! یہ پیدل دوڑ کر چلتے ہوئے جاسوس جو بھاگتے تھے کافروں کے اونٹوں پر تیز رفتار، یہ پیدل دوڑ کر جا کر اونٹ کو پکڑ کر بٹھا دیتے تھے اتنا تیز دوڑتے تھے، یہ ہیں صوفی ، یہ ہیں اہل اللہ، یہ ہیں بزرگانِ دین، یہ ہیں مرشد، یہ ہیں پیر، ایسے پیر ہوتے ہیں ! !

ہم نے ایسے پیروں کو مرشد اور اہل اللہ سمجھ رکھا ہے جو کسی کام کے نہیں ، گولہ یا پتھر پھینکنا پڑ جائے تو اپنے ہی منہ پر لگ جائے گا ! قرآن نے تعریف کی ہے ﴿ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ﴾[1] علم میں بھی مضبوط اور فکر میں بھی مضبوط، ایسے ہوتے تھے صحابہ، ایسے ہوتے ہیں مرشد، ایسے ہوتے ہیں بزرگ اور نبی کا بھی یہی حال ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے تلوار چلائی، نیزہ چلایا، تیراندازی کی، گھڑ دوڑ کی ! اب گھڑ دوڑ میں ولی اللہ کو بٹھا کر ذرا دوڑ لگوا دو تو سارے مرید بھاگ جائیں گے چھوڑ کر یہ تو پیر نہیں ہے یہ تو ایسے ہی ہے دنیا دار اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یہ جہالت ہے بھائی، یہ چیزیں ہم میں شیعوں سے آ گئی ہیں ہمارے ذہنوں میں جس نے ہمیں خراب کر دیا، معیار اور کسوٹی ہی بدل دی ! اہل اللہ ہی کی جانب سے ہے یہ بات کہ وہ گھڑ دوڑ بھی کریں وہ اونٹ دوڑ بھی کریں اونٹ چلانے کے ماہر ہوں آج کے دور کی سواری گاڑی چلانے کے ماہر ہوں، کار چلانے کے ماہر ہوں ! !

اگر آج اس دور میں بالفرض انبیاء سابقین میں سے کوئی نبی آئے بالفرض آجاتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نہیں، کوئی اور نبی آجاتا ہے تو اسے ہر سواری چلانے کی مہارت ہوگی، کوئی ایک نبی ایسا بتلاؤ کہ جسے گدھے کی سواری یا اونٹ کی سواری یا گھوڑے کی سواری نہ آتی ہو، جو اُس وقت کی سواریاں تھیں ان کے وہ ماہر تھے، خچر چلانے کے بھی ماہر تھے، گھوڑے کے بھی ماہر تھے، اونٹ کے بھی ماہر تھے، کوئی سواری بچی ؟ آج کے دور میں اگر کہیں نبی ہوتا تو وہ گاڑی چلانے کا ماہر ہوتا ! اِس دور میں مرزا غلام احمد (قادیانی) جھوٹا آیا اس گدھے کو تو موٹر سائیکل کی کک بھی مارنی نہیں آتی تھی، یہ نبی ہے ! جھوٹا نکما، یہ موٹر سائیکل کی کک مارتا تو خود ہی گر جاتا، یہ نبی نہیں ہے ! !

نبی قائد ہوتا ہے تابع نہیں :

نبی جو ہوتا ہے وہ سب کام جانتا ہے کیونکہ اس نے دنیا کی قیادت کرنی ہے وہ پیچھے لگنے کے لیے نہیں آتا وہ پیچھے لگانے کے لیے آتا ہے ! وہ قائد ہوتا ہے اس لیے سب چودھری وڈیرے اس کے دشمن بن جاتے ہیں کہ اگر ہم نے اسے بڑا مان لیا تو ہماری چودھراہٹ ختم ! اس لیے مکہ کے

[1] سورة البقرة : ۲۴۷

سارے رئیس مخالف ہو گئے کہ اگر ان کو مان لیتے ہیں ہم کہ یہ نبی ہیں پھر تو ہمیں ان کے پیچھے چلنا پڑے گا لہٰذا دشمن ہو گئے ، جن کو اللہ نے ایمان کی نعمت سے نوازنا تھا وہ سردار ہونے کے باوجود بھی ایمان لے آئے سعادت لے گئے جیت گئے کامیاب ہو گئے جو نہیں مانے وہ جہنم میں گئے ہمیشہ کے لیے !

کفار کے ساتھ صلہ رحمی :

حضرت سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَاعْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ نبی علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی ، فَوَجَدْتُ مَسَّ کَفٍّ کَتِفِیْ نماز کے بعد میرے کندھے پر نرمی سے کسی نے ہاتھ رکھا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ میں نے مڑکر دیکھا نبی علیہ السلام تھے کہنے لگے کہ مجھے انہوں نے فرمایا هَلْ اَنْتَ وَاهِبٌ لِی ابْنَةَ اُمِّ قِرْفَةَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ کیا تم میں قرفہ کی جو بیٹی ہے تم وہ مجھے دیتے ہو میرے سپرد کر دیتے ہو ؟ اس میں تفصیل ہے بہرحال وہ کسی وجہ سے آئی ہوگی ، قیدی ہوگی ، کوئی باغی ہوگی ، وہ ان کے پاس ہوگی تو کیا تم وہ مجھے دیتے ہو ؟ ہے تو تمہاری ، ہبہ کر دو مجھے ، میں نے کہا کیوں نہیں ، کیسے انکار کرسکتا ہوں ، اللہ کا رسول ایک بات کہہ رہا ہے ، یہ تو جان قربان کرنے والے لوگ تھے تو یہ کیا چیز ہے ؟ کہنے لگے فَوَهَبْتُهَا لَهٗ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰی خَالِهٖ حَزَنَ بْنِ اَبِیْ وَهْبٌ وَ هُوَ مُشْرِكٌ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ آپ نے حَزَنَ بْنِ اَبِیْ وَهْبٌ کو اس کے پاس بھیجا حالانکہ وہ مشرک تھا اور یہ جو لڑکی تھی ان کے پاس وہ مشرکہ تھی اس کو بھیج دیا آپ نے اس کے ساتھ !

ایک اور واقعہ :

امام محمدؒ پھر دوسری مثال دے رہے ہیں وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَمْسَ مِائَةِ دِیْنَارٍ اِلٰی مَکَّةَ حِیْنَ قَحَطُوْا نبی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہیں ، کفارِ مکہ سب سے بدترین دشمن حضرت محمد رسول ﷺ کے ، وہ مکہ میں ہیں ہے وہاں قحط آ گیا مکہ میں ایک دم قحط پڑ گیا ، نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام نے امداد بھیجی ان کو پانچ سو دینار مکہ میں ، پانچ سو دینار بہت بڑی رقم تھی بہت بڑی کڑوڑوں روپے آج کے ، ڈالر کہہ لیں روپے کہہ لیں آج کے ، نبی علیہ السلام نے مدد کی ان کی ، صلہ رحمی بھی ہوگئی کیونکہ آپ کی

ہر ایک سے رشتہ داری تھی مکہ میں جو بھی خاندان تھا قریش کا کہیں نہ کہیں ہر ایک سے آپ کی رشتہ داری تھوڑی بہت تھی !

دوسرا اس کا سیاسی فائدہ ، جب مدد اُن کو جائے گی تو ان پر ایک اثر پڑے گا اور سوچ تبدیل ہوگی اور وہ دینی ، مذہبی ، سیاسی ہر اعتبار سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے حاضر ہو جائیں گے وَاَمَرَ بِدَفْعِ ذٰلِكَ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ لِیُفَرِّقَا عَلٰی فُقَرَاءِ اَهْلِ مَکَّةَ فَقَبِلَ ذٰلِكَ اَبُوْسُفْیَانَ وَ اَبِیْ صَفْوَانُ اور یہ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے فتح مکہ کے بعد اسلام لاکر مسلمان ہوئے ، اس وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بہت بڑے دشمن تھے فرمایا کہ ان کو دے دو اور صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ کے سپرد کرو تاکہ مکہ کے فقراء کو تقسیم کردیں لِیُفَرِّقَا عَلٰی فُقَرَاءِ اَهْلِ مَکَّةَ .

اتنا کھلا سینہ ہے اسلام کا ، چاہے وہ حربی ہو ، چاہے وہ دارالحرب میں رہتا ہو ، چاہے یہاں رہتا ہو ، ابوسفیان دارالحرب میں تھا اور فقراء کفارِ مکہ دارالحرب میں تھے ، تو جہاں مرضی رہتے ہوں چاہے دارالحرب میں چاہے یہاں دارالاسلام میں ! !

دوسری جگہ صلہ رحمی بھی کی جاسکتی ہے ، صلہ رحمی کی بھی اجازت دی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں وَاَبٰی صَفْوَانَ . صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ نے انکار کردیا ، کرتا ہے ایک لیڈر نے تو قبول کرلیا بس مکہ اس کو بھیجنا تھا بھیج دیا اب صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ جو تھا اس نے انکار کردیا !

اس نے کہا مَا یُرِیْدُ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا اِلَّا اَنْ یَّخْدَعَ شُبَّانَنَا اس نے کہا ان کا مقصد سازش ہے مقصد یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو بہکا دیں کمزور ہوجائیں ، یہ مقصد ہے ان کا ، اس نے کہا کہ ان کا مقصد یہی ہے ، سیاسی طور پر ہمارے لیے نقصان دہ ہے اس سے ہمارے بچے کمزور ہو جائیں گے متاثر ہوجائیں گے اس لیے میں تو نہیں لے رہا تو اس نے مسترد کردیا لیکن خیر بہرحال ایک سوچ تھی اپنی جگہ ، ابوسفیان نے دیکھا ضرورت کی چیز ہے بانٹا ! لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر ان کے ساتھ تعاون کیا ہے ، یہ بین الاقوامی ضابطہ سمجھ میں آیا کہ نہیں ، اس میں آگے مزید دلیل رہے ہیں لِاَنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحْمُوْدَةٌ عِنْدَ کُلِّ عَاقِلٍ وَ فِیْ کُلِّ دِیْنٍ کہ صلہ رحمی کرنا پسندیدہ چیز ہے ہر عقل مند

کے نزدیک ہر دین ہر مذہب میں، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پسند کیا گیا ہے اور اسلام میں تو سب سے زیادہ پسند کیا گیا ہے !

وَالْاِھْدَاءُ اِلَی الْغَیْرِ مِنْ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ [1] اور غیروں کو ہدیہ دینا یہ مکارمِ اخلاق میں سے ہے، اعلیٰ اخلاق میں سے ہے اخلاقی چیز ہے قَالَ ﷺ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ [1] میں بھیجا گیا ہوں اس لیے تاکہ اعلیٰ اخلاق کی تشریح کردوں ! !

امام محمدؒ فرماتے ہیں فَعَرَفْنَا اَنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ فِیْ حَقِّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ جَمِیْعًا اس سے ہم نے جان لیا کہ یہ عمل مسلمانوں اور کافروں سب کے حق میں بہتر ہے اس کے اچھے نتائج اور ثمرات مرتب ہوں گے ! !

بین الاقوامی سفارتی قوانین :

یہاں پوری دنیا کے بین الاقوامی سفارتی قوانین عرض کیے جا رہے ہیں، یہ تشریح کر رہے ہیں قرآن اور حدیث کی، کہیں اور سے تو نہیں لے رہے۔

امام محمدؒ مزید فرماتے ہیں کعب بن مالکؓ پھر حدیث لا رہے ہیں اس حدیث سے پھر دنیا پر حکمرانی کرنے کے بین الاقوامی مسائل نکالیں گے، آپ کو حکمرانی کے طریقے سکھا رہے ہیں کہ تم نے ایسے حکمرانی کرنی ہے اور ہر چیز قرآن اور حدیث سے نکال رہے ہیں ہر قانون قرآن اور حدیث سے نکال رہے ہیں !

مشرکین سے ہدیہ لینا ؟

ثُمَّ ذَکَرَ عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍؓ قَالَ حضرت کعب بن مالکؓ نے ذکر کیا ہے قَدِمَ عَامِرُ بْنُ مَالِکٍ اَخُو الْبَرَاءِ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بھائی عامر بن مالک آیا وَھُوَ مُشْرِکٌ ، فَاَھْدَی لِلنَّبِیِّ ﷺ فَرَسَیْنِ وَ حُلَّتَیْنِ ! نبی علیہ السلام کو اس نے دو گھوڑے ہدیے میں دیے فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا اَقْبَلُ ھَدِیَّۃَ مُشْرِکٍ [2] فرمایا میں مشرک سے ہدیہ نہیں لوں گا ! وہ دینے کے لیے تیار ہے لیکن آپ

[1] الموطا امام مالکؒ باب ماجاء فی حسن الخلق ص ۷۹۵ [2] الطبرانی فی الکبیر رقم الحدیث ۱۴۰

لے نہیں رہے، لینا اور بات ہے دینا اور بات ہے ! بہادری اور مشکل کام دینا ہے وہ دے رہا ہے، لینے کی بات آئی تو آپ سوچ رہے ہیں کسی سے مناسب سمجھیں گے تو لیں گے کسی سے سمجھیں گے تو نہیں لیں گے ! اور ہم کیا کرتے ہیں بس لیے جاؤ لیے جاؤ لیے جاؤ، بس لینے ہی کی بات ہوتی ہے ! بہرحال نبی علیہ السلام نے مشکل کام اختیار کیا کہ یہ کرو، یہ ہے بہادری ! تو فرما رہے ہیں کہ آپ نے نہیں لیا ! اور ایک روایت یہ بھی آتی ہے کَانَ یَقْبَلُ ھَدَایَا الْمُشْرِکِیْنَ نبی علیہ السلام نے مشرکین کے ہدیے قبول بھی کیے، یہ روایت بھی آتی ہے، اور یہ بھی آتا ہے کہ ہدیے رد کر دیے ! !

وَاَنَّہٗ اَھْدٰی مَعَ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِیِّ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ تَمْرَ عَجْوَۃٍ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ آپ نے ابوسفیان کو عجوہ کھجوریں بھیجیں تحفے میں وَاسْتَھْدَاہُ اَدَمًا اور کچھ کھانا کھانے کی چیز بطورِ سالن کے کوئی ایسی چیز ہوگی یا کیا ہوگا ؟ تو وہ آپ نے ان سے منگوایا کہ وہ مجھے بھیجو، تو آپ نے عجوہ کھجور کا ہدیہ بھیجا اور فرمایا وہ مجھے بھیجو فَقَبِلَ ھَدِیَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ اَھْدٰی لَہٗ انہوں نے نبی علیہ السلام کا ہدیہ قبول کر لیا اور نبی علیہ السلام کو بھیج دیا !

اور ایک نصرانی نے نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو ریشم دیا وَاَنَّ نَصْرَانِیًّا اَھْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَرِیْرًا یَتَلَالَأُ فَقَبِلَ ھَدِیَّتَہٗ ریشم دیا جو چمکدار تھا جگ مگ کر رہا تھا لشکارے مار رہا تھا جسے آپ نے قبول کر لیا ! پہنا نہیں ہے بھائی، کہیں حدیث سے یہ سمجھو اور ریشمی کرتہ پہن لو، حدیث میں پہننا نہیں آرہا ! ہدیہ قبول کرنا اور بات ہے پہننا اور بات ہے، قبول فرما لیا یہ نہیں کہ پہن لیا یہ نہیں آرہا

وَاَنَّ عِیَاضَ بْنَ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَھْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اور عِیَاضَ بْنَ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ نے نَبِیْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو ہدیہ دیا فَقَالَ لَہٗ اَسْلَمْتَ یَا عِیَاضُ ؟ فَقَالَ لَا اے عیاض اسلام لے آئے یا اسلام لاتا ہے ؟ اس نے کہا نہیں قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی نَھَانِیْ اَنْ اَقْبَلَ زَبْدَ الْمُشْرِکِیْنَ اَیْ عَطَایَاھُمْ [1] آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کیا ہے کہ میں مشرکین کے ہدیوں کو قبول کروں ! !

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الخراج و الفیء و الامارۃ رقم الحدیث ۳۰۵۷ ، و الترمذی و احمد

ہدیہ قبول کرنے اور نہ کرنے کی وجوہات :

علامہ زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ اَیْ عَنْ قَبُوْلِ ھَدِیَّتِھِمْ فَتَاْوِیْلُ مَا رُوِیَ اَنَّہٗ لَمْ یَقْبَلْ مِنْ وُجُوْہٍ آگے وجوہات بتارہے ہیں کہ قبول بھی کیا اور نہیں بھی کیا، جو نہیں کیا اس کی وجوہات بتارہے ہیں اس میں جو مصلحت تھی اس کا ہدیہ قبول نہ فرمایا ورنہ عام طور سے قبول کر لیتے تھے ! !

اب آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ اگر مصلحت ہے تو نہ لو اور اگر مصلحت نہیں ہے کوئی ایسا نقصان تو نہیں ہے تو قبول بھی کرلیں ! اور اب بھی ہوتا ہے ہمارے ملک میں غیرملکی سربراہ مملکت یا وزیراعظم آتا ہے تو ہمارے ملک کا وزیراعظم اسے تحفہ دیتا ہے وہ اپنے ملک سے ادھر دیتا ہے اور ہمارا وزیراعظم دوسرے ملکوں میں جاتا ہے کافروں کے ملک میں تو وہ بھی ہدیہ دیتا ہے !

بھٹو نے اپنے دور میں غیرملکی دورے کیے، آپ کے صدر مشرف نے بھی اپنے دور میں غیرملکی دورے کیے تو انہوں نے ہدیے دیے تو انہوں نے بھی ان کو ہدیے دیے وہاں سے لے کر آئے ، اسی طرح چل رہا ہے اور آج تک چل رہا ہے ! !

ہدیہ قبول نہ کرنے کی ایک وجہ :

کہتے ہیں ایک یہ ہے اَنَّہٗ لَمْ یَقْبَلْ مِمَّنْ کَانَ یَطْمَعُ فِیْ اِیْمَانِہٖ اِذَا رَدَّ ھَدِیَّتَہٗ لِیَحْمِلَہٗ ذٰلِکَ عَلٰی اَنْ یُّؤْمِنَ ثُمَّ یَقْبَلَ ھَدِیَّتَہٗ نبی علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں داعی ہیں لیکن اللہ نے آپ کو گہری نظر عطا کی تھی ، بعض دفعہ آپ کو اُمید ہوتی تھی کہ یہ آدمی جو ہدیہ لایا ہے یہ مسلمان ہوجائے گا ایمان لے آئے گا تو آپ اس لیے رد کرتے تھے کہ یہ میرا رد کرنا اس کو اُبھارے گا کہ اگر میں مسلمان ہوتا تو میرا ہدیہ رد نہ ہوتا، اس سے اُس کا جذبہ بڑھے گا اور یہ ایمان لے آئے گا ان شاء اللہ اس وجہ سے آپ اس کو رد کرتے تھے کہ شاید ایمان لے آئے، آپ کو قرائن سے اندازہ ہوجاتا تھا کہ یہ اسلام لانا چاہتا ہے متاثر ہے اسلامی تعلیمات سے ! ایک اندازہ ہوتا ہے جب انسان سوال جواب کرتا ہے تو اس کے تأثرات اور ہوتے ہیں تو اس وجہ سے اس حکمت اور مصلحت سے آپ نے رد کیا ورنہ قبول فرمالیتے تھے !

ہدیہ قبول نہ کرنے کی ایک اور وجہ :

یا یہ وجہ ہے کہ قبول کیا ہے اس لیے بھی قبول کیا ہے لِاَنَّہٗ کَانَ فِیْھِمْ مَنْ یُّطَالِبُ بِالْعِوَضِ بعض لوگ ایسے ہوتے تھے کہ ہدیہ دے کر پھر امید ہوتی تھی کہ اس سے اچھا ہدیہ ہمیں ملے گا کیونکہ نبی علیہ السلام کی عادت جانتے تھے لوگ، ہمارے ہاں تو حال ہی اور ہے، ہم تو باقاعدہ ہمارے ہاں بیس سال کے دورے کرتے ہیں نذرانے وصول کرنے کے لیے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون غریبوں کے ہاں دورہ ہوتا ہے، ایک خواب ہوتا ہے یہاں سے سوٹ وہاں سے روپے اکھٹے کرتے ہیں کہ ہمارا دورہ ہوتا ہے لینے کے لیے، نبی علیہ السلام تو سارے پیروں کے بادشاہ ہیں وہ دے رہے ہیں دے رہے ہیں لے نہیں رہے ! !

حضرت بانی جامعہؒ کے واقعات :

☆ ایک بہت مالدار خاتون تھیں وہ حضرت والد صاحبؒ سے بیعت کا تعلق رکھتی تھیں ، ان کو کبھی ضرورت پڑتی تھی تو حضرتؒ سے قرضہ مانگنے آجاتی تھیں تو حضرتؒ دلا دیتے تھے ! حضرتؒ کے بارے میں اپنے تعلق والوں کو جا کر کہتی تھیں کہ آؤ میں تمہیں ایسا پیر دکھاؤں جو دیتے ہیں لیتے نہیں ! !

☆ یہ نعمت کدہ ہوٹل تھا، آپ لوگوں کو تو نہیں پتا ہوگا، لاہور والوں کو پتہ ہوگا یہ لاہوری بیٹھے ہیں، انارکلی بازار سے باہر ایک مینار والی مسجد مسلم مسجد ہے اس کے قریب ایک ہوٹل تھا نعمت کدہ اس زمانے میں بڑا مشہور ہوتا تھا اس کے مالک تھے ''اچھا پہلوان'' اس زمانے کے بہترین پہلوان تھے وہیں پہلوانی کرتے تھے بوڑھے تھے وہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملتے رہتے تھے عقیدت مند تھے تو آتے جاتے تھے حضرتؒ کے پاس، تو وہ کہا کرتے تھے اپنے ساتھیوں کو پہلوان ٹائپ اس قسم کے جو تھے وہ حضرتؒ کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ ''مولانا دا ٹڈھ نی ہیگا ، مولانا دا ٹڈھ نی ہیگا'' یہ بیچارے پشتو والوں کو سمجھ میں نہیں آئے گا ''ٹڈھ'' کیا ہوتا ہے ! وہ پہلوان کہا کرتے تھے کہ مولانا کا پیٹ نہیں ہے، ان کا پیٹ ہی نہیں ہے ! حضرتؒ لیتے ہی نہیں تھے !

☆ لاہور میں ادویات کی بہت بڑی دکان ہے "لاہور میڈیسن" جیسے فضل دین ہے، فضل دین کے بعد دوسرے نمبر پر لاہور میڈیسن والے تھے، حضرتؒ کے بڑے معتقد تھے تو ہماری دوا جو ہوتی تھی وہیں سے آتی تھی ! انہوں نے شروع میں کہا کہ ہم پیسے نہیں لیں گے تو حضرتؒ نے کہا کہ آپ پیسے نہیں لیں گے تو ہم آپ سے آئندہ دوا بھی نہیں لیں گے !

یاد رکھو ! یہ دیکھو ہمارے بزرگ ایسے ہیں ! لوگوں کی جیبوں پر نظر مت کرنا کبھی بھی، نہ شاگردوں کی جیبوں کو ناپنا تولنا، نہ مریدوں کی جیبوں کو، بے نیاز رہو، اللہ دے گا، اللہ پر نظر رکھو اللہ سے مانگو بس اللہ دینے والا ہے اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی [1] دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے زیادہ بہتر ہے ! تو اللہ ہمیں دینے والا ہاتھ دے، لینے والا ہاتھ نہ دے ! تو وہ کہا کرتا تھا مولانا کا پیٹ نہیں ہے حضرت کا پیٹ نہیں ہے کیونکہ حضرتؒ لیتے ہی نہیں تھے، لیکن حضرتؒ دوائی لاہور میڈیسن والوں سے ہی سے منگاتے تھے وہ پیسے لیتے تھے، انہیں پتا تھا پیسے نہیں لوں گا تو حضرتؒ دوائی نہیں لیں گے تو حضرتؒ لیتے نہیں تھے ہمیشہ الحمدللہ دیتے تھے چاہے قرضہ لے کر پیسے دیے قرضہ لے کر دوا منگوانی پڑی لیکن پیسے دیے ! تو یاد رکھو ہمارے بزرگ ایسے تھے ! !

اس لیے نبی علیہ السلام اس کا ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے کہ وہ یہ طمع کرتا تھا کہ مجھے جواب میں ہدیہ دیں اور ایسا نہیں بلکہ اس سے بھی بہتر دیں، اس کی تو بنیاد ہی لالچ پر ہے ! ہدیہ کا تو مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے سے محبت بڑھے، یہ محبت نہیں یہ تو ہے ہی مطلب پرستی دنیا کی لالچ، تو بعض قرائن سے آپ سمجھ جاتے تھے اس کی بنیاد دنیا کی اغراض ہے، اس کا بدلہ دوں گا بھی تو بھی یہ خوش نہیں ہوگا اس معاملے میں بلکہ ویسا بدلہ چاہے گا جیسا اس نے اپنے دماغ میں معیار بنایا ہوا ہے تو وہ دوں گا تو خوش ہوگا نہیں تو خوش نہیں ہوگا !

اسی وجہ سے نبی علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةَ الْاَعْرَابِ [2]

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الزکوۃ باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له رقم الحدیث ۱۸۴۲

[2] سنن النسائی کتاب العمری باب عطیة المراة رقم الحدیث ۳۷۵۹ و مسند احمد

کہ میں نے ارادہ کرلیا یا کرنے کو ہوں کہ میں دیہاتی لوگوں کے ہدیے قبول نہ کروں ! وہ آکر ہدیہ دیتے ہیں تو ان کے دماغ میں درہم و دینار کی لالچ ہوتی ہے کہ یہ ہمیں اس سے بڑھ کر ہدیہ دیں گے گویا لالچ ہوتی ہے اس چیز کو نبی علیہ السلام پسند نہیں فرماتے تھے، اس وجہ سے دیہاتی لوگوں سے ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے ! !

ایک دفعہ یہ بھی ارشاد فرمایا لَا اَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ قریشی سے لوں گا یا ثقفی سے لوں گا جو بڑے خاندان کے ہیں اور عربی ہیں ان سے لوں گا اور کسی سے ہدیہ نہیں لوں گا ! !

اس بات کی تائید یہ روایت کرتی ہے وَاَيَّدَ هٰذَا مَا رُوِیَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ اَهْدٰى اِلَيْهِ فَرَسَيْنِ قَدْ كَانَ اَحَدُهُمَا آپ کو دو گھوڑے دیے لیکن آپ نے وہ واپس کردیے ! !

پھر یہاں ایک دوسری روایت آتی ہے دو گھوڑے دیے ان میں سے ایک رکھا اور ایک واپس کردیا ! اس کی وجہ بتا رہے ہیں کیونکہ اس میں سے ایک جو تھا وہ نبی علیہ السلام ہی کا گھوڑا تھا جو کسی معرکہ میں لڑائی میں کافروں کے ہاتھ لگ گیا تھا بارڈر لائن کراس گیا یا کسی کارروائی میں ان کے ہاتھ لگ گیا اب ان دونوں گھوڑوں میں سے ایک وہ گھوڑا تھا اور دوسرا نبی علیہ السلام کو پسند نہیں آیا ! !

یہ بات اور ہے اور لا کر تم نے ہدیہ دیا تو ایک طرح سے یہ ہمیں نیچا دکھانا چاہ رہا ہے ہمیں نیچا کر رہا ہے، نبی علیہ السلام کو اس بات کی بہت فکر تھی کہ کل کو یہ نہ دکھائے کہ دیکھو یہ وہی گھوڑا ہے جو تمہارے رسول کو ہم نے ہدیہ میں دیا ہے یہ کہنے کی نوبت نہ آئے ! فَعَوَّضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوْقَ هَدِيَّتِهٖ فَجَعَلَ يَطْلُبُ الزِّيَادَةَ نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو ہدیہ دیا وہ اور زیادہ مانگنے لگا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَهْدُوْنَ مَا نَعْرِفُهٗ اَنَّهٗ لَنَا ثُمَّ لَا يَرْضَوْنَ بِالْمُكَافَاَةِ بِالْمِثْلِ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہدیہ دیتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں دیا ہے (حالانکہ) اگر اس جیسا ہدیہ دو جواب میں جو وہ اپنا یہ ذہن بنا کر آیا ہو وہ لیتے ہیں !

ہدیہ قبول نہ کرنے کی ایک اور وجہ :

اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لِاَنَّ اَبَاہُ کَانَ اَجَارَ سَبْعِیْنَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِئْرِ مَعُوْنَہ آپ کو پتا ہوگا بِئْرِ مَعُوْنَہ کا واقعہ معلوم ہے آپ کو ؟ وہ جو جمع کیا تھا اور ستر قراء کو شہید کیا تھا اس میں اتنا بڑا حادثہ تھا ستر صحابہ کرام جو قرآن پڑھتے تھے..... ستر قراء صحابہ کو پناہ دی اپنے ہاں اور پھر ثُمَّ قَتَلَھُمْ قَوْمُہٗ وَھُمْ اَصْحَابُ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ قتل کیا صحابہ کو، ہمارے اتنے سارے آدمیوں کو دھوکے سے پناہ دی اپنے ہاں اور پناہ دینے کے بعد قتل کر دیا بہت بڑا گناہ کیا ہر اعتبار سے فَلِھٰذَا رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھَدِیَّتَہٗ [1] ان وجوہات کی بنا پر نبی علیہ السلام نے ہدیہ کو رد فرمایا ورنہ قبول بھی فرمایا کرتے تھے ! !

یہ قواعد وضوابط آج نظر سے گزر گئے پانچ جلدوں میں سے یہ ایک جلد ہے اس کی ان شاء اللہ العزیز آئندہ اس پر مزید بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ سمجھ کی عمل کی توفیق دے اور اسلام کو اللہ تعالیٰ سر بلندی عطا فرمائے اور ہمارے حکمرانوں، سیاست دانوں اور جرنیلوں کو سمجھ عطا فرمائے !

اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ اور ان کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محمود الملّۃ و الدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں نور اللہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org

[1] شرح کتاب السیر الکبیر باب صلۃ المشرک ج ۱ ص ۶۹ - ۷۱